

4395- نصرانی کا روح کے بارہ میں سوال

سوال

اسلام میں روح کیا چیز ہے؟

مثلاً روح کیا ہے اور اس کی حدود کیا ہیں؟

پسندیدہ جواب

اللہ تعالیٰ ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے، اور روح بھی مخلوقات کی طرح ایک مخلوق ہے، اس حقیقت وغیرہ کا علم تو اللہ تعالیٰ کی خصوصیت ہے جس طرح کہ حدیث میں وارد ہے :

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک کھجور کی پھنڈی پر سہارا لیے ہوئے تھے کہ اچانک وہاں سے کچھ یسودیوں کا وہاں سے گزرا تو وہ ایک دوسرے کو کہنے لگے کہ ان سے روح کے بارہ میں سوال کرو تو وہ کہنے لگا کہ تمہاری کیا رائے ہے کہ اس کے پاس چلیں تو ایک نے کہا نہیں کہیں وہ ایسی بات نہ کہہ دے جسے تم ناپسند کرتے ہو۔

وہ کہنے لگے کہ اس سے پوچھو تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روح کے بارہ میں سوال کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار کی اور جواب نہیں دیا تو مجھے یہ علم ہو گیا کہ آپ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے تو میں اپنی جگہ پر ہی کھڑا ہو گیا تو جب وحی کا نزول ہو چکا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

﴿اور وہ آپ سے روح کے بارہ میں سوال کرتے ہیں آپ کہ دیں کہ روح میرے رب کا حکم ہے اور تمہیں تو بہت ہی کم علم دیا گیا ہے﴾۔ صحیح بخاری۔

اور اللہ تعالیٰ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب و سنت میں روح کے کئی ایک اوصاف بیان کیے ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں :

وہ قبض اور فوت ہوتی ہے اور اسے جکڑا اور کفن میں لپیٹا جاتا ہے، وہ آتی اور جاتی ہے اور پڑھتی اور نیچے اترتی ہے، اور وہ اس طرح نکل جاتی ہے جس طرح کہ آٹے سے بال نکلتا ہے

--

تو انسان پر یہ واجب اور ضروری ہے کہ وہ ان صفات کو جو کہ قرآن مجید اور سنت نبویہ میں وارد ہیں ثابت کرے اس کے ساتھ ساتھ کہ روح بدن کی طرح نہیں ہے۔

جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور اس میں روح پھونکی اور اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں بھی اس کا ذکر کیا ہے :

(اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان میں روح پھونکی تو آدم علیہ السلام نے چھینک ماری اور اللہ تعالیٰ نے اجازت سے ہی اللہ تعالیٰ کی تعریف کی تو آدم علیہ السلام کو ان کے رب نے کہا اے آدم اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے ان فرشتوں کے پاس جاؤ جو بیٹھے ہوئے ہیں انہیں جا کر السلام علیکم کہو تو انہوں نے جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہا پھر آدم علیہ السلام اپنے رب کی پاس واپس آئے تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ یہ تیرا سلام ہے اور ان کا بھی آپس میں یہی سلام ہے) سنن ترمذی نے اسے حسن کہا ہے دیکھیں سنن ترمذی (3290)۔

اللہ تعالیٰ فرشتے کو مادر رحم میں پائے جانے والے بچے میں روح پھونکنے کے لیے بھیجتا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث میں اس کا ذکر ہے :

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا اور وہ صادق و مصدوق ہیں کہ تم میں سے ہر ایک اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس یوم تک جمع کیا جاتا ہے پھر اسی طرح چالیس یوم میں خون کا لوتھڑا اور پھر اسی طرح چالیس یوم میں گوشت کا ٹکڑا پھر فرشتہ بھیجا جاتا ہے تو وہ اس میں روح پھونکتا ہے اور اسے چار چیزوں کا حکم دیا جاتا ہے اس کے رزق اور موت اور اسے عمل اور شقی یا سعید کے بارہ میں۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (4781)۔

اور روح نیچے پاؤں کی انگلیوں سے اوپر کی جانب قبض کی جاتی ہے تو جب وہ حلق تک پہنچتی ہے تو مرنے والے شخص کا غرغره شروع ہو جاتا ہے اور اس کی آنکھیں اوپر کواٹھ جاتی ہیں۔

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ان کی آنکھیں پھٹ چکی تھیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بند کیا پھر فرمانے لگے : بلاشبہ جب روح قبض کی جاتی ہے تو آنکھ اس کا پچھا کرتی ہے۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (1528)۔

اور فرشتے روح سے ملتے جلتے ہیں جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(فرشتے تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کی روح سے ملے تو اسے کہنے لگے کیا تو نے کوئی اچھا کام کیا ہے تو اس نے جواب دیا کہ میں اپنے ملازموں سے کہا کرتا تھا کہ تنگ دستوں سے درگزر کرو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہوں نے اس سے درگزر کر دیا) صحیح بخاری حدیث نمبر (1935)۔

فرشتے روح قبض کرنے کے بعد اسے آسمان پر لے جاتے ہیں جس طرح کہ حدیث میں بھی وارد ہے :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مومن کی روح نکلتی ہے تو اسے فرشتے مل کر بٹھاتے ہیں۔۔۔ اور انہوں نے اس روح کی اچھی خوشبو ذکر کیا اور کستوری کا بھی ذکر کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ آسمان والے کہتے ہیں زمین سے اچھی روح آئی ہے تجھ پر جس جسم میں تو تھی اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کرے تو وہ اسے لیکر اللہ تعالیٰ کے پاس لے جاتے ہیں پھر وہ کہتا ہے کہ اسے سدرۃ المنتھی تک لے جاؤ۔

وہ کہتے ہیں کہ جب کافر کی روح نکلتی ہے۔۔۔ اور انہوں نے اس کی گندی بدبو کا ذکر کیا اور لعنت کا بھی اور اہل آسمان کہتے ہیں کہ زمین سے خبیث روح آئی ہے، وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ اسے سحین کی طرف لے جاؤ (جو کہ کفار کی روحوں کی جگہ ہے) ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی علیہ وسلم نے اپنے ناک پر رکھا ہوا رومال بٹایا۔ صحیح مسلم (5119)۔

روح نکلنے کے بارہ میں تفصیل سے امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کی ہے :

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری صحابی کے جنازہ میں گئے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے ہوں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں پھڑکی تھی جس سے وہ زمین کرید رہے تھے، تو انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور فرمانے لگے عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دویا تین بار دہرائی پھر فرمانے لگے :

جب مومن بندہ اس دنیا سے آخرت کی طرف جا رہا ہوتا ہے تو آسمان سے سفید چہروں والے فرشتے اس کے پاس آتے ہیں گویا کہ ان کے چہرے سورج ہوں ان کے پاس جنت کا کفن اور خوشبو ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ اس کے سامنے حدنگاہ تک بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت آکر اس کے سر کے قریب بیٹھتا اور کہتا ہے اے اچھی جان اپنے رب کی مغفرت اور رضامندی کی طرف چلو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ روح اس طرح نکلتی ہے جس طرح کہ مشکیزے کے منہ سے پانی کا قطرہ ہوتا ہے، تو فرشتے اسے ہاتھوں ہاتھ لیتے اور پلک جھپکتے ہی اپنے

ہاتھوں میں لیے ہوئے جنتی کفن اور خوشبو میں پلیٹ لیتے ہیں اور اس سے زمین میں پائی جانے والی سب سے اچھی قسم کی کستوری کی خوشبو نکلتی ہے، تو وہ اسے لیکر اوپر چڑھتے ہیں تو وہ جس فرشتے کے پاس سے بھی گزرتے ہیں وہ کہتا ہے یہ اچھی روح کس کی ہے؟

تو وہ کہتے کہ یہ فلان بن فلان ہے دنیا میں اسے جس سب سے اچھے نام سے بلایا جاتا تھا حتیٰ کہ وہ اسے آسمان دنیا تک جا کر اسے کھلاتے ہیں تو کھول دیا جاتا ہے تو اسے ہر آسمان والے دوسرے آسمان تک پہنچاتے ہیں حتیٰ کہ ساتویں آسمان تک جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے کی کتاب اعلیٰ علیین میں لکھ دو اور اسے زمین کی طرف لوٹا دو بلاشبہ میں نے انہیں اسی میں پیدا کیا اور اسی میں لوٹاؤں گا اور پھر اسی میں سے نکالوں گا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس کی روح جسم میں لوٹائی جاتی ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آکر اسے بٹھاتے اور اسے کہتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے تو وہ کہتا ہے میرا رب اللہ تعالیٰ ہے، وہ اسے کہتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے میرا دین اسلام ہے، وہ اس سے سوال کرتے ہیں اس شخص کے بارہ میں تیرا کیا خیال ہے جو تم میں مبعوث کیا گیا تھا وہ جواب دے گا وہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، وہ اس سے سوال کرتے ہیں تیرا علم کیا ہے وہ جواب دیتا ہے میں نے کتاب اللہ کو پڑھا تو اس پر ایمان لایا اور تصدیق کی تو آسمان میں آواز لگائی جاتی ہے کہ میرے بندے نے سچ بولا اس کے لیے جنت کا بستر لگاؤ اور جنتی لباس پہناؤ اور جنت کی طرف دروازہ کھول دو۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں سے جنت کی ہوائیں اور خوشبو آتی ہے اور حدنگاہ تک اس کی قبر وسیع ہو جائی گی، اور فرمایا کہ اس کے پاس خوبصورت وجہ شکل اور خوبصورت لباس اور اچھی خوشبو میں ایک شخص آکر کہتا ہے خوش ہو جاؤ یہی وہ دن ہے جس کا تیرے ساتھ وعدہ کیا جاتا تھا، تو وہ اسے کہے گا تو کون ہے تیرے چہرے سے ظاہر ہو رہا ہے کہ تو خیر لانے والا ہے، وہ جواب دے گا میں تیرے اعمال صالحہ ہوں، وہ شخص کہے گا اے رب قیامت قائم کر دے حتیٰ کہ میں اپنے گھر اور مال میں چلا جاؤں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

بلاشبہ جب کافراں دنیا سے آخرت کی طرف جا رہا ہوتا ہے تو اس آسمان سے اس کے پاس سیاہ چہروں والے کھردراٹھ لیے آتے اور اس کے پاس حدنگاہ تک بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت آکر اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتا اور کہتا کہ اے خبیث روح اپنے رب کے غصہ اور غضب کی طرف منگل۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تو وہ روح پورے جسم میں پھیل جاتی ہے تو اسے جسم سے اس طرح کھینچا جاتا ہے جس طرح کہ بھیگی ہوئی روئی سے سلاخ کھینچی جاتی ہے، تو وہ اسے پکڑ کر پلک جھپکتے ہی اس کھردرے ٹاٹ میں رکھ دیتے ہیں اور اس سے زمین پر پائے جانے والے گندے ترین مردار کی طرح بدبو آتی ہے تو وہ اسے لیکر اوپر چڑھتے ہیں وہ فرشتوں میں سے جس کے پاس سے بھی گزرتے ہیں وہ کہتا کہ یہ کس کی گندی روح ہے تو وہ کہتے ہیں یہ فلان بن فلان اس نام ساتھ جو زمین میں قبیح ترین نام اسے دیا جاتا تھا حتیٰ کہ وہ آسمان دنیا تک پہنچتے اور اسے کھلاتے ہیں لیکن نہیں کھولا جاتا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھا :

﴿ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ اس وقت تک جنت میں بھی نہیں داخل ہو سکتے حتیٰ کہ سوئی کے نلکے میں اونٹ داخل ہو جائے﴾۔

تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اس کی کتاب سب سے نچلی زمین میں سبھن کے اندر لکھ دو تو اس کی روح کو اوپر سے ہی پھینک دیا جائے گا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی :

﴿اور جو بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتا ہے وہ اس طرح ہے کہ جیسے آسمان سے گرے تو اسے پرندے اچک لے جائیں یا پھر اسے ہوا کسی دور دراز مقام پر پھینک دے﴾۔

تو اس کی روح جسم میں لوٹائی جاتی ہے اور دو فرشتے اس کے پاس آکر بٹھاتے اور کہتے ہیں تیرا رب کون ہے وہ جواب میں کہتا ہے ہائے مجھے تو کوئی علم نہیں، وہ اسے کہتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ جواب دیتا ہے ہائے مجھے تو کچھ علم نہیں، وہ اسے کہتے ہیں اس شخص کے بارہ میں تو کیا کہتا ہے جو تمہارے اند مبعوث کیا گیا، وہ جواب کہتا ہے ہائے مجھے تو اس کا علم نہیں، تو آسمان سے یہ آواز لگائی جاتی ہے کہ :

اس کے لیے آگ کا بستر لگا دو اور آگ کی طرف دو واڑہ کھول دو تو اس سے اس کی گرمی اور دھواں اور بدبو آتی ہے اور قبر اس پر اس قدر تنگ ہو جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں، اور اس کے پاس ایک قیچہ الشکل گندے اور بدبودار کپڑوں میں ملبوس ایک شخص آتا ہے اور کہتا ہے تجھے تیری ناپسندیدگی کی خوشخبری ہے یہی وہ دن ہے جس کا تیرے ساتھ وعدہ کیا جاتا تھا، وہ اس سے سوال کرے گا تو کون ہے؟ تیرا توہرہ ہی ایسا ہے جو شر ہی شر لاتا ہے وہ جواب میں کہتا ہے کہ میں تیرے برے اعمال ہوں، تو وہ کہے گا اے رب قیامت قائم نہ کر۔ مسند امام احمد حدیث نمبر (17803) اور یہ حدیث صحیح ہے۔

اور آخری زمانے میں اللہ تعالیٰ ایک ایسی ہوائیجے گا جو ہر مومن کی روح کو قبض کر لے گی اس کا ذکر مندرجہ ذیل حدیث میں بھی ملتا ہے :

نواس بن سیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا اور عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں اچھی معیشت اور ان کے بعد اس وقت لوگوں کی سعادت کا بھی ذکر کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

تو وہ اسی حالت میں ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ایک اچھی ہوائیجے گا جو انہیں ان کی بغلوں کے نیچے سے پکڑے گی اور مومن اور مسلمان کی روح قبض کر لے گی اور سب سے شریر ترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدگدوں کی طرح سرعام مجامعت کریں گے تو ان پر قیامت قائم ہوگی۔ صحیح مسلم (5228)۔

اور نیند (جسے موت صغریٰ کہا جاتا ہے) کے وقت بھی روح قبض ہوتی ہے لیکن اسے کلی طور پر قبض نہیں کیا جاتا اسی لیے سویا ہوا شخص بتقدی حیات اور زندہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اور اللہ تعالیٰ ہی روحوں کو ان کی موت کے وقت اور جن کی موت نہیں آئی ان کی نیند کے وقت قبض کر لیتا ہے پھر جن پر موت کا حکم لگ چکا ہوتا ہے انہیں روک لیتا اور دوسری روحوں کو ایک مقرر وقت تک کے لیے پھونڈ دیتا ہے، بلاشبہ اس میں غور کرنے والوں کے لیے بہت ساری نشانیاں ہیں﴾ الزمر (42)۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا :

جب وہ سونے کے لیے لیٹے تو یہ دعا پڑھے :

(بِسْمِکَ رَبِّی وَضَعْتُ بَیِّنَی وَبَیْنَکَ اَرْفَعُہُ فَاِنْ اُتِیْتُ نَفْسِیْ فَاَرْجِعْہَا وَاِنْ اُرْسَلْتُ فَاَحْضُرْہَا بِمَا تَحْتَظُّ بِہِ عِبَادُکَ الصَّالِحِیْنَ)

میرے رب تیرے ہی نام کے ساتھ اپنا پہلو رکھا اور تیرے ہی ساتھ اٹھاؤں گا پس اگر تو میرے جان روک لے تو اس پر رحم کر اور اگر تو اسے پھونڈ دے تو اس کی اس طرح حفاظت فرما جس طرح تو اپنے نیک اور صالح بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

اور جب وہ نیند سے بیدار ہو تو یہ دعا پڑھے :

(اَللّٰھُمَّ الَّذِیْ عَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَرَوْحِیْ وَآوَدْنِیْ لِیْ بِذِکْرِہِ)

اس ذات کی حمد و تعریف ہے جس نے میرے جسم کو عافیت سے نوازا اور میری روح کو مجھ پر لوٹایا اور اپنے ذکر کی اجازت دی۔ امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد حسن قرار دیا ہے سنن ترمذی (3323)۔

روح کے متعلق یہ چند آیات اور احادیث صحیحہ تھیں جو آپ کے سامنے ذکر کی گئی ہیں امید ہے کہ سائل اس کی راہنمائی سے راہ حق اور دین اسلام پر چلے گا۔

آپ کا سوال کرنے پر شکریہ۔

واللہ تعالیٰ اعلم.